يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علامہ سید محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی - اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۷، لاہور ۸

نازل ہوئے اور خدا کی جانب سے خبر لائے کہ اے محمدؐ! میں نے زمین کو نہیں چھوڑا ہے مگر یہ کہ اس میں ایک پیغمبر کی وفات کے بعد دوسرے پیغمبر کے آنے تک ایک عالم ہوگا۔ جس سے لوگ میری عبادت اور راہ ہدایت جانیں۔ اور نجات خلق کا سبب ہو اور شیطان کو میں آزاد نہیں چھوڑتا ہوں کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرے اور زمین پر میری کوئی حجت نہ ہو جو میری طرف لوگوں کو بلانے والا اور میری جانب ہدایت کرنے والا اور میرے امر دین کا عارف اور جاننے والا ہو۔ اس لئے میں نے ہر قوم کے لئے ہدایت کرنے والا منتخب اور مقرر کیا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعہ سے سعادتمندوں کی ہدایت کروں اور بدبختوں پر حجت ہو۔ نیز حضرت صادقؑ سے بسند معتبر روایت کی ہے کہ لوگوں کی اصلاح نہیں ہوتی مگر امام کے ذریعہ سے۔ اور بسند معتبر انہی حضرت سے روایت کی گئی ہے کہ اگر زمین پر دو مرد بھی ہوں تو ان میں سے یقیناً ایک حجت خدا ہوگا۔

بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا کی قسم خدا نے زمین کو جس روز سے آدمؑ دنیا سے رخصت ہوئے ہیں بغیر امام کے خالی نہیں چھوڑا ہے تاکہ لوگ اس کے ذریعہ سے خدا کی جانب ہدایت پائیں اور وہ اس کے بندوں پر حجت ہو اور زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی جو اس کے بندوں پر ہوتا ہے۔ جو شخص اس کی فرمانبرداری نہیں کرتا ہلاک ہوتا ہے اور جو اطاعت کرتا ہے نجات پاتا ہے اور یہ امر خدا پر واجب ہے۔ نیز انہی حضرت سے روایت ہے کہ زمین قائم و برقرار نہیں رہ سکتی مگر یہ کہ اس میں ظاہر یا پوشیدہ ایک امام ہوگا۔ اور دوسری حدیث میں فرمایا کہ زمین امام عادل سے خالی نہیں رہی ہے جس روز سے کہ خدا نے زمین و آسمانوں کو خلق فرمایا ہے اور قیامت تک خلق پر حجت خدا سے خالی نہ رہے گی۔

کلینی اور ابن بابویہ و شیخ طوسی نے بسند صحیح حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ کیا زمین بے امام کے باقی رہے گی فرمایا اگر ایسا ہو تو فنا ہو جائے گی۔

بسند بسیار امام باقرؑ سے مروی ہے کہ خدا نے بغیر عالم کے زمین کو خالی نہیں چھوڑا ہے جو دین میں جو کچھ لوگ زیادہ کرتے ہیں وہ انہیں کم کرتا ہے اور جو کچھ کم کر دیتے ہیں وہ زیادہ کر دیتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو بیشک لوگوں کے امور ہر دم مختلف و مشتبہ ہو جائیں۔

اور سلیمان جعفری نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا زمین کبھی حجت خدا سے خالی ہو سکتی ہے فرمایا کہ اگر ایک چشم زدن کے لئے خالی ہو جائے تو بلاشبہ اپنے ساکنین سمیت غرق ہو جائے اور دوسری صحیح حدیث میں فرمایا۔ کہ خدا کی حجت خلق پر قائم نہیں ہوتی اور پوری نہیں ہوتی مگر

امام زندہ کے سبب سے جسکو لوگ پہچانتے ہوں اور حمیری نے حضرت صادق ؑ سے روایت کی جناب رسولخدا نے فرمایا کہ میری امت میں ہر زمانہ میں میرے اہلبیت میں سے ایک امام عادل ہوتا ہے جو اس دین میں غالیوں کی تحریف اور اہل باطل کے جھوٹے دعووں اور جاہلوں کی غلط تاویل کی نفی کرتا ہے۔ اور ابن بابویہ نے فضل ابن شاذان سے اُس نے جناب امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی کہے کہ کیوں خدا نے اولوالامر کو مقرر کیا اور ان کی اطاعت کا حکم دیا ہے میں اس کو جواب دوں گا کہ بہت سی وجہوں سے۔ پہلے یہ کہ دنیا والوں کے لئے ہر چیز میں (تصرف کا) ایک اندازہ مقرر کیا ہے کہ اس سے تجاوز نہ کریں جو ان کے لئے فساد کا سبب ہو اس لئے ضروری ہوا کہ ان پر ایک امین مقرر ہو جو ان کو حلال سے آگے بڑھ کر حرام میں داخل ہونے سے روکے اگر وہ نہ ہوتا تو کوئی شخص اپنی لذت و نفع کو دوسروں کے نقصان و تکلیف کے سبب ترک نہ کرتا۔ لہٰذا اس صورت میں باہم فساد قتال و نزاع ہوتی۔ اس لئے ان پر ایک مضبوط سردار کو مقرر کیا جو ان کو فساد سے روکے اور ان کو حدود و احکام خدا کے درمیان قائم رکھے۔ دوسرے یہ کہ کوئی فرقہ اور کوئی قوم اپنے دین و دنیا کے معاملات میں بغیر کسی رئیس و سردار کے زندہ و باقی نہیں رہ سکتی اس لئے حکیم مطلق کی حکمت کے لئے یہ سزاوار تھا کہ جس امر کو سب اس کی بہتری کے سبب قبول کریں اور یہ کہ جو لوگوں کے امور کو منظم رکھنے کے لئے ضروری ہے (وہ حکیم) اس کو ترک کر دے۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ کسی ایسے شخص کو مقرر کرے جو اپنے دشمنوں سے جنگ و جہاد کرے اور لوگوں میں مال غنیمت تقسیم کرے اور جمعہ و جماعت ان کے درمیان قائم رکھے۔ اور ظالموں کے ظلم سے مظلوموں کو محفوظ رکھے۔ تیسرے یہ کہ اگر مخلوق کے لئے ایسا امام قیم و امین و مستودع قرار نہ دیتا جو امور خلق کا قائم رکھنے والا ہو اور دین خدا میں خیانت نہ کرنے والا اور دین و شریعت کی حفاظت کرنے والا۔ رسول خدا کے اسرار کا امانت دار ہو تو اس صورت میں بیشک ملت کہنہ ہو جاتی دین خدا برطرف ہو جاتا۔ سُنّت و احکام پیغمبر میں تغیر ہو جاتا اور صاحبانِ بدعت دینِ خدا میں زیادتی کرتے جس طرح صوفیہ حکم کرتے ہیں۔ اور ملحدین خدا کے دین میں کمی کر دیتے۔ جس طرح اسمٰعیلیوں نے کیا اور مسلمانوں پر ان کو مشتبہ کر دیتے کیونکہ تم خلائق کو ناقص اور تربیت کرنے والے کی محتاج اور اپنی عقل اور خواہشوں کے اختلاف کے سبب غیر کامل پاتے ہو۔ لہٰذا اگر ان میں کوئی قیم اور محافظ خدا مقرر نہ کرتا کہ جو کچھ جناب رسول اللہ خدا کی جانب سے لائے ہیں ان کی حفاظت کرے تو یقیناً لوگ گمراہ ہو جاتے اور شریعتیں اور سُنّتیں اور احکام الٰہی اور ایمان میں تغیر و تبدل ہو جاتا اور ان میں تبدیلی تمام خلائق کیلئے فساد کا سبب ہوتی

بسند صحیح حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جناب عیسےٰ علیہ السلام اور حضرت رسالتمآبؐ کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ رہا ہے اور ڈھائی سو سال تک نہ کوئی پیغمبر تھا نہ کوئی ظاہری عالم۔ راوی نے پوچھا تو پھر لوگ اس وقت کیا کرتے تھے۔ فرمایا دین عیسٰی علیہ السلام سے متمسک تھے۔ پوچھا ان کا حال کیسا تھا فرمایا مومن تھے اور فرمایا کہ زمین بغیر کسی عالم کے نہیں رہتی یعنی اگر کوئی عالم ظاہر نہیں ہوتا تو پوشیدہ ہوتا ہے۔

کلینی و ابن بابویہ وغیرہ نے بسند ہائے معتبر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بیشک اگر امام ایک لمحہ کے لئے بھی زمین سے الگ ہو جائے تو زمین اپنے تمام ساکنین کے ساتھ موج میں آجائے جس طرح دریا اپنے اہل کے ساتھ موج میں آتا ہے۔ اور ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اگر حجتہائے خدا زمین پر نہ ہوتے تو زمین یقیناً ان سب کو تکان دیتی اور سرنگوں کر دیتی جو زمین پر یا اس کے درمیان ہیں۔ کیونکہ زمین ایک ساعت کے لئے بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ نیز بسند معتبر امام رضاؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ ہم روئے زمین پر حجتہائے خدا ہیں اور خدا کے بندوں کے درمیان ہم خلیفہائے خدا ہیں ہم خدا کی رضا کے ساتھ خدا کے امین ہیں اور ہم ہیں کلمہ تقوےٰ جیسا کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ (آیت ۲۶ سورہ فتح پ۲۶) یعنی ہماری ولایت عذاب خدا سے نجات کا سبب ہے اور ہم عروۃ الوثقیٰ ہیں یعنی ہماری ولایت و متابعت وہ مضبوط زنجیر ہے کہ جو شخص اس کو پکڑ لے ٹوٹ نہیں سکتی بلکہ اس شخص کو بہشت میں پہونچاتی ہے اور ہم لوگوں کے درمیان خدا کے گواہ اور اس کی ہدایت کے نشان ہیں ہمارے سبب سے خدا آسمانوں اور زمین کو محفوظ رکھتا ہے اس سے کہ وہ اپنے مقام سے رواں ہوں یا حرکت کریں۔ اور ہماری برکت سے بارش کرتا ہے، اور اپنی رحمت کو وسیع فرماتا ہے اور زمین کبھی ہم میں سے کسی امام قائمؑ سے خالی نہیں رہتی وہ امام یا تو ظاہر ہوتا ہے یا پنہاں اگر زمین حجتِ خدا سے ایک روز بھی خالی رہے تو یقیناً اس میں طوفان برپا ہو اور وہ اپنے ساکنین سمیت غرق ہو جائے جس طرح دریائی طوفان اپنے اہل کو برباد کر دیتا ہے اور بسند معتبر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اگر زمین ایک روز بغیر امام کے رہے تو یقیناً اپنے اہل کے ساتھ دھنس جائے اور خدا ان کو اپنے بدترین عذاب کے ساتھ معذّب کرے کیونکہ خدا نے ہم کو زمین میں اپنی حجت اہل زمین کے لئے امام قرار دیا ہے۔ تاکہ ان پر عذاب نازل نہ ہو اور وہ ہمیشہ امن میں ہیں۔ اس سے کہ زمین ان کو ڈبا دے جب تک ہم ان کے درمیان ہیں۔ اور جب خدا چاہے گا۔

کہ انکو ہلاک کرے اور مہلت نہ دے ان کے درمیان سے ہم کو اٹھالے گا۔ پھر اپنے عذاب وعقاب سے جو ان کی نسبت چاہے گا عمل میں لائے گا۔

بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جس روز سے زمین پیدا کی گئی ہے۔ کبھی ایسے عالم و حجت سے خالی نہیں رہی ہے جو امور حق کو زندہ کرتا ہے جس کو لوگ ضائع و برباد کرتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی۔ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ۝ (پ سورہ توبہ آیت ۳۲) یعنی کفار چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے نور خدا کو بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناپسند ہی ہو۔ اور دوسری روایت میں فرمایا کہ حجت خدا یعنی ہادی خلائق سے پہلے تھا اور خلائق کے ساتھ ہے اور بعد ان کے رہے گا۔

بسند صحیح حضرت امام محمد باقر و جعفر صادق علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ جو علم حضرت آدم علیہ السلام لے کے آئے وہ واپس نہیں گیا۔ کیونکہ علم میراث میں ہم کو پہونچتا ہے اور جو علم اور آثار انبیا و مرسلین اہلبیت رسول خداؐ کے علاوہ دوسروں سے اخذ کیا جاتا ہے وہ باطل ہے اس لئے کہ علی علیہ السلام اس امت کے عالم تھے اور ہم اہلبیتؑ میں سے کوئی عالم دنیا سے نہیں جاتا مگر یہ کہ اپنے بعد کسی کو مقرر کرتا ہے جو اسی کے ایسا علم جانتا ہے جو خدا چاہتا ہے۔

بسند ہائے معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حق تعالیٰ نے زمین کو بغیر کسی عالم کے کبھی نہیں چھوڑا ہے جس کے دنیا والے علم میں محتاج ہوتے ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور حلال و حرام کو جانتا ہے۔ راوی نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں وہ کہاں سے علم جانتا ہے فرمایا اس میراث کے سبب جو جناب رسولخداؐ و علی بن ابیطالب علیہ السلام سے اس کو پہونچا ہے۔

ابن بابویہ و صفار و برقی نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ زمین میں خدا کی طرف سے ہمیشہ ایک حجت نبی یا امام رہا ہے جو حلال و حرام جانتا تھا اور لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دیتا تھا۔ اور کوئی حجت یعنی ہادی سے زمین خالی نہیں ہوگی۔ مگر قیامت سے پہلے چالیس روز کے لئے غرضکہ جب وہ ہادی زمین سے اٹھالیا جائے گا۔ تو توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور ایمان لانے والوں کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو لوگ حجت کے چلے جانے کے بعد ایمان لائے ہوں گے وہ بدترین خلق ہوں گے۔ پھر ان کے لئے قیامت قائم ہوگی۔

بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں میرے اہلبیت کی مثال آسمان کے ستاروں کے مانند ہے کہ ہر ستارہ جو غروب

ہوتا ہے (اُسکے بجائے) دوسرا ستارہ طلوع ہو جاتا ہے۔ اس طرح جو امام ہم اہلبیت میں سے دنیا سے رحلت کرتا ہے اس کے بعد دوسرا امامت کے ساتھ موجود ہو جاتا ہے۔

ابن بابویہ نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس خطبہ میں جو مسجد کوفہ میں پڑھا فرمایا کہ خداوندا بے شبہ تیری زمین ایک حجت کی محتاج ہے جو تیری طرف سے خلق پر ہو اور تیرے دین کی طرف ان کی ہدایت کرے اور تیرا علم ان کو سکھائے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے فرمانبردار اور دوست ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں۔ اس کے بعد وہ حجت یا امام ظاہر ہوگا۔ جس کی لوگ اطاعت کریں گے یا پوشیدہ ہوگا۔ جس کے ظہور کا انتظار کریں گے۔ اگرچہ حکومت باطل کے زمانہ میں وہ لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہوگا مگر اس کا علم اور اس کی رائے مومنوں کے دلوں میں ثابت و برقرار ہو گی جس پر لوگ اس کے ظاہر ہونے تک عمل کریں گے اور انہی چیزوں سے مانوس رہیں گے جن کے سبب جھٹلانے والوں کو ان سے وحشت ہوتی ہے اور گمراہوں کی جماعت ان سے انکار کرتی ہے۔

بصائر الدرجات میں بسند حسن حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے انہی حضرت سے پوچھا کہ کیا بیک وقت زمین میں دو امام ہو سکتے ہیں۔ فرمایا نہیں مگر اس صورت سے کہ ایک خاموش رہے اور دوسرا امام اس سے پہلے امامت کا دعوےٰ کرے اور اس کے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد وہ امام ہو[1]

دوسری فصل اس بیان میں کہ امام کو تمام گناہوں سے معصوم ہونا چاہیئے۔ واضح ہو کہ علمائے امامیہ کا اس پر اجماع ہے کہ امام اول عمر سے آخر تک تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے معصوم ہوتا ہے۔ وہ کوئی گناہ نہ عمداً کرتا ہے نہ سہواً۔ اور اس بارے میں سوائے ابن بابویہ اور ان کے استاد محمد بن الحسن رحمہم اللہ کے کسی نے اختلاف نہیں کیا ہے۔ ان حضرات نے تجویز کی ہے کہ احکام خدا و تبلیغ رسالت کے علاوہ دوسرے معاملات میں جائز ہے کہ ان سے کسی مصلحت کی وجہ سے سہو ہو جائے۔ مثلاً نماز اور تمام عبادتوں میں سہو جائز ہے لیکن احکام و تبلیغ رسالت کے بیان میں کسی قسم کا سہو جائز نہیں جانتے اور تمام اسلامی فرقے اسمٰعیلیہ کے سوا عصمت کو شرط نہیں

[1] جو مولف فرماتے ہیں کہ وصیت کے اتصال کے بارے میں آدم سے آخر اوصیا تک اس کتاب کی پہلی جلد میں بیان کیا جا چکا ہے جس کا اعادہ طوالت کا باعث ہے۔ ۱۲